

العظم فاروق کا خوف خدا

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

11 June 2026



(For Islamic Brothers)

ہند بھر میں دعوت اسلامی (انڈیا) کے ہفتہ وار
اجتماعات میں ہونے والا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّنَّ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

نَوِيْتُ سُنَّتِ الْاِعْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخل مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دم کیا ہو اپانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ پاک کی رضا ہو۔ ”فتاویٰ شامی“ میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اعتکاف کی نیت کر لے، کچھ دیر ذکرِ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھانی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ شَرِيفِ كِ فَضِيْلَتِ

فرمانِ مُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ هِيَ: جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ پاک فرشتوں کو بھیجتا ہے، جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یوم جمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پَاك پڑھتا ہے۔ (الفرّوس بماثور الخطاب

ج ۱ ص ۱۸۴ حدیث ۶۸۸)

یابی! تجھ پہ لاکھوں دُرُودِ وِسلام اس پہ ہے ناز مجھ کو ہوں تیر اغلام

اپنی رحمت سے تُو شاہِ خَیْرِ الْاَنَامِ مجھ سے عاصی کا بھی ناز بردار ہے

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنَّیَّةُ الصَّادِقَةُ سَجِّی نیت سب سے افضل عمل ہے۔⁽¹⁾ اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ﴿عَلَّمَ سِکِّنَہٗ﴾ کے لئے پورا بیان سُنوں گا ﴿بَا اَدَبٍ بَیْطُہٗوْنَ﴾ گا ﴿دَوْرَانِ بَیَانِ سُسْتِی سَہٗ پُجُوْنَ﴾ گا ﴿اِبْنِ اِصْلَاحِ﴾ کے لئے بیان سُنوں گا ﴿جُو سُنُوْنَ﴾ گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

جہنم کی دل ہلا دینے والی کیفیت

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حَضْرَتِ عَمْرِ بْنِ خَطَّابٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے حَضْرَتِ كَعْبِ الْاَحْبَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (مشہور تابعی بزرگ) سے ارشاد فرمایا: اے كَعْبِ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)! ہمیں ڈروالی کچھ باتیں سنائیے! حَضْرَتِ كَعْبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے تعمیل ارشاد کرتے ہوئے عَرْض کی: یا امیر المؤمنین! اگر آپ قیامت کے دن ستر (70) انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اعمال لے کر آئیں تب بھی محشر کے احوال دیکھ کر انہیں بہت ہی کم جاننے لگیں گے۔ یہ سُن کر امیر المؤمنین رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے کچھ دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر جب (رُوت میں) کسی آئی تو ارشاد فرمایا: اے كَعْبِ! مزید سنائیے۔ عرض کی: یا امیر المؤمنین! اگر جہنم (Hell) میں سے بیل کی ناک کے سوراخ جتنا حصّہ مشرق میں کھول دیا جائے تو مغرب میں موجود شخص کا دماغ اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل کر بہ جائے۔ اس پر امیر



المؤمنين رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نِي (رَقَّتْ كَسَب) كَچھ دِير كَس لِنَس سِرْجُھَا كَالِيَا۔ حَضْرَت كَعْبُ الْاِحْبَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نِي مَزِيد بَتَايَا: جَب قِيَامَت كَا دِن آئَس كَا تُو اللّٰهُ پَاك سَب اَگْلُوں پَچْھَلُوں كُو اِيك مِيْدَان مِيں جَمْع فَرْمَائَس كَا، پُھَر فَرِشْتَس نَازِلِ هُو كَر صَفِيں بِنَايَس كَس۔ اِس كَس بَعْد اللّٰهُ پَاك اِرْشَاد فَرْمَائَس كَا: اِے جَبْرَائِيْل! جِھَنَّم كُو لَس آؤ۔ تُو حَضْرَتِ جَبْرَائِيْل عَلَيْهِ السَّلَامِ جِھَنَّم كُو اِس طَرَح لَس كَر آيَس كَس كِه اِس كِي سَتْر (70) هِنَر اِر لَكَامُوں كُو كِهِنِچَا جَارَا هُو كَا، پُھَر جَب جِھَنَّم مَخْلُوق سَس 100 بَرَس كِي رَاہ كَس فَاصِلَس پَر رِه جَائَس كِي تُو اِس زُور سَس كَر جَس كِي كِه جَس سَس مَخْلُوق كَس دِل دَہْل جَايَس كَس، پُھَر جَب دُو بَارِه كَر جَس كِي تُو هَر مُقَرَّب فَرِشْتِه اُور نَبِيٌّ مُرْسَل گُھَتُوں كَس بَل كَر جَائَس كَا، پُھَر جَب تِيَسَرِي مَرْتَبِه كَر جَس كِي تُو لُو گُوں كَس دِل گَلَس تَك پِهِنِچ جَايَس كَس اُور عَقْلِيں گُھَبْرَا جَايَس كِي، يِهَاں تَك كِه حَضْرَت اِبْرَاهِيْم خَلِيْلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ السَّلَامِ عَرَض كَر يَس كَس: يَا اِلٰهِي! مِيں تِيَرَس خَلِيْلِ هُونَس كَس صَدَقَس سَس صَرَف اِپَنَس لِنَس سُوَال كَر تَا هُوں۔ حَضْرَت مُوسَىٰ كَلِيْمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ السَّلَامِ عَرَض كَر اَر هُوں كَس: يَا اِلٰهِي پَاك! مِيں اِپَنِي مُنَاجَات كَس صَدَقَس صَرَف اِپَنَس لِنَس سُوَال كَر تَا هُوں۔ حَضْرَت عِيْسَىٰ رُوحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ السَّلَامِ عَرَض كَر يَس كَس: يَا اِلٰهِي! تُو نَس مَجْھَس جُو عَرَّت (Respect) دِي هَس اُس كَس صَدَقَس مِيں صَرَف اِپَنَس لِنَس سُوَال كَر تَا هُوں۔

(الَّذُو اِجْرَعَن اِقْتِرَافِ الْكِبَا اِرْج اِص ۴۹، مَلْتَقَطًا، اَز نَبِيْ كِي دَعُوْت، ص ۳۳۹)

جَلَا دَس نِه نَارِ جِھَنَّم كَرَمِ هُو پُئَس بَادِشَاہِ اُمَمِ يَا اِلٰهِي
مَجْھَس نَارِ دُو زَخ سَس ڈُر لَك رِهَا هَس هُو مَجْھَس نَا تُوَاں پَر كَرَمِ يَا اِلٰهِي
تُو عَطَّار كُو بَس سَبَبِ بَخْشِ مَوْلَى كَرَمِ كَر كَرَمِ كَرَمِ يَا اِلٰهِي

(دُوسَاں بَخْشِشِ مَرَم، ص: ۱۱۱، ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللّٰهُ عَلَي مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے بروزِ قیامت جب جہنم کو لایا جائے گا تو وہ کیسا جان کو پکھلا دینے والا منظر ہو گا؟ ذرا تصوّر کیجئے! اس وقت سورج چار ہزار (4000) برس کی راہ پر ہے اور اس طرف اُس کی پیٹھ ہے، قیامت کے دن سورج صرف ایک امیل پر ہو گا اور اُس کا مُنہ اس طرف ہو گا، اس کی تپش (Heat) سے بھیجے کھولتے ہوں گے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر (70) گز زمین میں جذب ہو جائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اوپر چڑھے گا، کسی کے ٹخنوں تک ہو گا، کسی کے گھٹنوں، کسی کی کمر، کسی کے سینے، کسی کے گلے تک اور غیر مسلم کے تو مُنہ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہو گی محتاجِ بیان نہیں، زبانیں سُوکھ کر کاٹا ہو جائیں گی، بعضوں کی زبانیں مُنہ سے باہر نکل آئیں گی، دل اُبل کر گلے کو آجائیں گے، ہر شخص بقدرِ گناہ تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا، پھر باوجود ان مُصیبتوں کے کوئی کسی کا پُرساں حال نہ ہو گا، بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے، بیوی بچے الگ جان چرائیں گے، ہر ایک اپنی اپنی مُصیبت میں گرفتار ہو گا، کوئی کسی کا مددگار نہ ہو گا۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۱۵۷، ملتقطاً) یہ سب مصائب کیا کم ہوں گے کہ اس کڑے وقت میں جہنم کو بھی لایا جائے گا کہ اس کے بھڑکنے سے مخلوق (Creature) کے دل دہل جائیں گے، اَلْعَرَضُ! میدانِ محشر کی سختیاں ایسی ہوں گی کہ بڑے بڑے نیک اعمال بھی وہاں کم محسوس ہوں گے، بڑے بڑے ہوشیاروں کی عقلوں کے چراغ گل ہو جائیں گے، یہاں تک کہ انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَامُ جو یقیناً بخشے بخشائے ہیں، وہ بھی نفسی نفسی کی فریاد کریں گے، غور کیجئے! کہ اُس کڑے وقت میں ہمارا کیا بنے گا؟

آج ہم لوگ سر تپا پائے گا ہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، رات دن غفلتوں میں بسر ہو رہے ہیں، ہمیشہ رہنے والی زندگی کو بھلا کر اس دنیا کی عارضی حیات پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں، دُھن کمانے کی دُھن میں ہم ایسے مگن ہیں کہ اپنی پیدائش کا مقصدِ حقیقی بھلا بیٹھے ہیں، ہمیں نہ موت کی سختیوں کی پروا ہے نہ قبر کے تاریک گڑھے کا کچھ خوف، ذرا سوچئے! کہ ہم میدانِ محشر کی سختیوں کو کیسے برداشت کر پائیں گے؟ لہذا ہماری بہتری اسی میں ہے کہ اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کریں، اپنی آخرت کی فکر کریں، نیک اعمال کی کثرت کریں، گناہوں سے دُور رہیں اور نیک لوگوں کی صحبتیں اپنائیں۔ یاد رکھئے! شیطان ہمارا دشمن ہے وہ مردودِ کبھی نہیں چاہے گا کہ ہم گناہوں بھری راہ چھوڑ کر نیکیوں کے راستے پر گامزن ہو جائیں، اس لیے وہ طرح طرح کے وسوسے بطورِ مشورہ (Advice) ہمارے ذہنوں میں ڈالنے کی کوشش کرے گا، مثلاً حَذَبَاتِی فِیصَلہ اچھا نہیں ہوتا، رَفْتہ رَفْتہ اپنی اصلاح کر لینا۔ ایک دَم سے مولوی مَت بن جانا، ہاتھوں ہاتھ سُنّتوں کی تَرَبِیت کے قافلے میں سَفَر کرنا مُناسِب نہیں، بَس دِھیرے دِھیرے کوشش جاری رکھو! ابھی تو ساری زندگی پڑی ہے، ابھی تو تمہاری عُمَر (Age) ہی کیا ہے، ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی، شادی کے بعد داڑھی بڑھا لینا بلکہ حج کو چلے جانا اور مدینہ مُنَوَّرہ سے داڑھی رَکھ کر آنا، جب بوڑھے ہو جاؤ تو عمامہ سَجالینا وغیرہ وغیرہ۔

حُب دُنیا میں دل پھنس گیا ہے نَفْسِ بَدکار حاوی ہوا ہے
ہائے شیطان بھی پیچھے پڑا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرثم، ص: 134)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلِّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! یہ سب شیطانی خیالات انتہائی خطرناک ہیں۔ آہستہ آہستہ سدھرنے کا ذہن بنائے رکھنے میں نقصان ہی نقصان ہے۔ اس سے جہاں گناہوں میں اضافہ ہو سکتا ہے، وہیں اس بات کی بھی کوئی گارنٹی نہیں کہ ہمیں توبہ کرنے کی مہلت ملے گی بھی یا نہیں؟ کیوں کہ موت صرف بوڑھوں، کینسر (Cancer) یا دل (Heart) کے مریضوں ہی کو آتی ہو، ایسا نہیں ہے۔ روزانہ نہ جانے کتنے ہی کڑیل نوجوان حادثات کا شکار ہو کر اچانک موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ موت آئے اور ہماری سانسوں کی مالا ٹوٹ کر بکھر جائے فوراً اپنے رب کی بارگاہ میں جھک جانا چاہئے، گناہوں سے سچی اور پگئی توبہ کرنی چاہئے اور نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو جانا چاہئے۔

بڑی کوششیں کی گناہ چھوڑنے کی رہے آہ! ناکام ہم یا الہی!
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے پئے تاجدارِ حرم یا الہی!
(وسائلِ بخشش مرثم، ص: ۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

نماز میں گریہ و زاری!

پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے ایک حکایت اور اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں میں میدانِ محشر کی کیفیتوں کے ساتھ ساتھ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا خوفِ خدا بھی ملاحظہ کیا۔ آپ کا شمار عشرہ مبشرہ (یعنی وہ 10 خوش نصیب صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ جن کو مالکِ جنت و کوثر، شفیعِ محشر صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی زندگی میں ہی ان کو جنت کی بشارت عطا فرمائی) میں ہوتا ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ ہیں، کامل علم و عمل والے اور وقت کے امیر المؤمنین یعنی مسلمانوں کے خلیفہ (Caliph) ہونے کے باوجود آپ

خوفِ خدا کے سبب اکثر گریہ وزاری فرماتے، نماز میں خوفِ خدا سے مُتَعَلِّقِ آیاتِ سُن کر آپ کی حالت غیر ہو جاتی تھی۔ چنانچہ

آپ کے شہزادے صحابی رسول، حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے اُمَيَّرُ الْمَوْمِنِينَ حضرت عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے پیچھے نماز ادا کی تو میں نے 3 صفوں کے پیچھے سے آپ کے رونے کی آواز سنی۔ (حلیۃ الاولیاء، عمر بن الخطاب، ۸۸/۱، از فیضان فاروقِ اعظم، ۵۳/۲)

حضرت عبد اللہ بن سائب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک بار اُمَيَّرُ الْمَوْمِنِينَ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو کسی سبب سے نمازِ عشا میں تاخیر (Delay) ہو گئی تو میں نے نمازِ عشا کی امامت کروائی، آپ بعد میں تشریف لے آئے اور نماز میں شامل ہو گئے۔ میں نے سُوْرَةُ الدَّرِيَا تِ کی تلاوت کی اور جب میں اس آیت مبارکہ (آیت نمبر 22) پر پہنچا:

﴿وَفِي السَّاءِ مَرْدَقُكُمْ وَمَا لَكُمْ عَدُوْنَ ۝﴾ تَرَجَّهَ كُنُوْا اِيْمَانِ: اور آسمان میں تمہارا رازق ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ﴿توس حضرت فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بلند آواز سے رونے لگے۔﴾ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابة، فضائل الفاروق، الجزء ۶، ۲۵۷/۱، حدیث: ۳۵۷۸۸)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلِّ اللهُ عَلَي مُحَمَّد

سیرتِ فاروقی کا مظہر بن جائیے:

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً نماز کو اس کی حقیقی لذت کے ساتھ ادا کرنا ہی عبادت کی معراج ہے اور حضرت فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خُشُوْع و خُضُوْع کے ساتھ نماز ادا فرماتے، نماز میں خوفِ خدا سے روتے اور عبادت کا حقیقی لطف اُٹھاتے تھے، مگر افسوس! ہمارا حال شاید

اس کے بالکل برعکس ہے، ہمیں تو خُشُوع و خُضُوع کے معنی بھی پتہ نہیں ہوں گے کہ خُشُوع و خُضُوع کہتے کس کو ہیں، نماز کے فرائض و واجبات، نماز کی سنتیں اور اس کے مستحبات کی ہمیں شاید صحیح طرح معلومات ہی نہ ہوں گی، یاد رکھئے! حَقُوقُ اللہ میں سے نمازِ اِنْتِهَائِیْ اَبْهِيَّتْ کی حامل ہے، جس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا کہ بروزِ قیامت سب سے پہلے اسی کے مُتَعَلِّقِ سَوَالِ کِیَا جَاوے گا۔ حَدِيثِ پَاکِ مِیْنِ هے ”اَوَّلُ مَا يَحَاسِبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ“ یعنی کل قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے اس کی نماز کے بارے میں سَوَالِ هُوَ گا۔ لِهَذَا هَمِيْنِ چَاهِيْنِے كِه نَمَاز كُو اِپْنِي تَمَام تَرْدِنِيَوِي مَعَامَلَاتِ پَر تَرْتِيْحِ دِيں اُور نَمَاز كَا وَقْتِ هُوْتِي هِي سَارِي كَام كَا جِ چھوڑ كِر نَمَاز كِي تِيَارِي مِیْنِ مَصْرُوفِ (Busy) هُو جَايَا كَرِيں اُور نِهَائِيَّتِ هِي خُشُوعِ وَ خُضُوعِ كِه سَا تَهْ جَا مَعَامَلَاتِ نَمَاز اَدَا كِيَا كَرِيں كِيُونَكِه صَحْحِ طُورِ پَر نَمَاز پڑھنے سے جہاں دِيْنِ وَ دُنْيَا كِي بِي شَمَارِ بَر كَتِيں حَا صِلِ هُو تِي هِيں، وَ هِيں اِس كَا اِيكِ بَهْتَرِيْنِ اُخْرَوِي فَائِدِه يِه بَهِي هے كِه كَلِ بَرُوزِ قِيَامَتِ يِهِي نَمَازِ هَمَارِي نَجَاتِ وَ مَغْفِرَتِ كَا بَاعْثِ بِنِ جَاوے كِي۔ جِي سَا كِه

خُشُوعِ وَ خُضُوعِ سِي نَمَازِ پڑھنے والے كِي مَغْفِرَتِ

نَبِي كَرِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي اِرْشَادِ فَرَمَايَا: اللّٰهُ پَاكِ نِي پَانْجِ (5) نَمَازِيں فَرَضِ فَرَمَائِي هِيں، جُو اِن كِه لِيْنِي بَهْتَرِ طَرِيْقِي سِي وَضُو كَرِي اُور اِن هِيں اِن كِه وَقْتِ مِیْنِ اَدَا كَرِي اُور اِن كِه رُكُوعِ وَ سُجُودِ، خُشُوعِ كِه سَا تَهْ پُورِي كَرِي تُو اللّٰهُ پَاكِ كِه ذِمَّه كَرَمِ پَر هِي كِه اِس كِي مَغْفِرَتِ فَرَمَادِي اُور جُو اِن هِيں اَدَا نِهِيں كَرِي گَا تُو اللّٰهُ پَاكِ كِه ذِمَّه اِس كِه لِيْنِي كُچھ نِهِيں، چَاهِي تُو اِسِي مَعَا فَرَمَادِي اُور چَاهِي تُو اِسِي عَذَابِ دِي۔

اے کاش! ہم بھی سیرتِ فاروقی پر عمل کرنے والے بن جائیں، اے کاش! ان کے جذبہٴ عبادت کے صدقے ہم بھی خُشوع و خُضوع سے عبادت کرنے والے بن جائیں، اے کاش! ان کے خوفِ خدا اور تقویٰ کے صدقے ہم بھی خوفِ خدا سے رونے والے بن جائیں۔

اِمِّیْنِ بِجَاہِ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ

میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الہی

(وسائلِ بخشش نمبر ۱، ص 105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کتاب ”فیضانِ فاروقِ اعظم“ کا تعارف

عاشقِ ماہِ رسالت، پیکرِ عدل و انصاف، حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی سیرت اور آپ کے خوفِ خدا سے مُتَعَلِّقِ مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”فیضانِ فاروقِ اعظم“ کا مُطالَعہ کرنا انتہائی مُفید ہے۔ اس کتاب میں فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی سیرت کے مختلف حُسیْنِ پہلو، مثلاً آپ کے بچپن، جوانی، قبولِ اسلام سے قبل اور بعد کے حالات، آپ کے اوصاف، ہجرت و غزوات، جاں نثاری اور وفا شعاری کے ایمان افروز واقعات اور آپ کے دیگر روشن پہلوؤں کو انتہائی دلکش انداز میں تحریر کیا گیا ہے، لہذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ہدیّۃً طَلَب فرما کر خود بھی اس کا مُطالَعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا تعارف:

پیارے اسلامی بھائیو! اُمیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے خوفِ خدا کے بارے میں مزید واقعات سن کر ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل میں سجاتے جائیے۔ آئیے! اس سے پہلے آپ کا تعارف (Introduction) سنتے ہیں۔

❖ آپ کی کُنیت ”أَبُو حَفْصٍ“ اور لقب ”فَارُوقِ الْعَظِيمِ“ ہے۔ ❖ ایک روایت میں ہے آپ 39 مردوں کے بعد، خاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی دُعا سے اعلانِ نبوت کے چھٹے سال ایمان لائے، اسی لئے آپ کو مَتَّبِعِ الْأَرَبَاعِينَ یعنی ”40 کا عد د پورا کرنے والا“ کہتے ہیں۔ ❖ آپ کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو بے حد خوشی ہوئی اور ان کو بہت بڑا سہارا مل گیا، یہاں تک کہ حضورِ رحمتِ عالم، جانِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر حَرَمِ مُحَرَّم میں اعلانیہ نماز ادا فرمائی۔ ❖ آپ اسلامی جنگوں میں مجاہدانہ شان کے ساتھ بَرِ سَرِيكَار رہے اور تمام منضوبہ بندیوں میں شاہِ خَيْرُ الْاَلْبَانِہ، رسولِ عالی مقام صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وزیر و مشیر کی یٰثِنَت سے وفادار و رفیق کار رہے۔ ❖ خلیفہ اَوَّل، اُمیرُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت اَبُو بکر صَدِيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے اپنے بعد حضرت فَارُوقِ الْعَظِيمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو خلیفہ مُنْتَخَب (choose) فرمایا، ❖ آپ نے تَحْتِ خِلَافَتِ پَر رَوْنِقِ اَفْرُوزِہ کر جائِشِنِي مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تمام تَرِزِے داریوں کو بہت ہی اچھے انداز سے سر انجام دیا۔ ❖ آپ مُرَادِ رَسُولِ تھے (یعنی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی دُعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ تھے) ❖ آپ کا قلب انوارِ الہی سے خوب روشن تھا، شمعِ رسالت، ماہِ نبوت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے روشنی پانے کے بعد آپ خود بھی نورِ ہدایت کا ایسا سرچشمہ بنے بلکہ جو ان کے نقشِ قدم پر چلا، اس نے بھی اپنی دنیا و آخرت روشن کر لی، ❖ آپ بصیرت اور دانشمندی کے روشن چراغ تھے، مستقبل کے پردوں

میں چھپے ہوئے واقعات کا پہلے ہی ادراک کر لیا کرتے تھے، سچ اور جھوٹ کی پہچان میں مکمل مہارت رکھتے تھے، ❖ آپ کی جرأت و بہادری، عاجزی و سادگی، ہمت و مردانگی، حوصلہ و استقامت، دیانت و امانت، ذہانت و فطانت اور صبر کی مثالیں آج بھی تاریخ کے اوراق میں نقش ہیں۔ ❖ آپ کی ذاتِ مبارکہ میں بھی انسانی خواہشات موجود تھیں، مگر آپ کی شان و عظمت یہ تھی کہ نہ تو کبھی بھوک (Hunger) کی شدت میں کوئی ناپسندیدہ فعل صادر ہوتا نہ خواہشاتِ نفس کی پیروی کرتے، نہ تو غُصے میں کبھی دامنِ اعتدال سے تجاوز کرتے اور نہ کبھی خوشی میں یادِ خدا سے غافل ہوتے، ❖ آپ نے اپنی ایک ایک عادت کو سنتوں کے سانچے میں ڈھال رکھا تھا، اَلْغَرَضُ! آپ گفتار و کردار کے حقیقی غازی تھے۔ بالآخر نمازِ فجر میں ایک بدبخت نے آپ پر خنجر سے وار کیا اور آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شرفِ شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ بوقتِ وفات آپ کی عمر شریف 63 برس تھی۔ ❖ حضرت صُہیب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور گوہرِ نایاب، فیضانِ نبوت سے فیضِ یاب خلیفہ رسالت مآب حضرت عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ روضہ مبارکہ کے اندر حضرت صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے پہلوئے انور میں مدفون ہوئے، جو کہ سرکارِ انام صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مبارک پہلو (Side) میں آرام فرما ہیں۔

(الزياض النضرة في مناقب العشرة، ج 1، ص 285، 208، 218، ملخصاً)

شہادت اے خدا عطار کو دیدے مدینے میں

کرم فرما الہی! واسطہ فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص 527)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

فاروقِ اعظم کا خوفِ خدا:

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ان بے شمار خوبیوں کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا، تقویٰ و پرہیز گاری کے خُوگر تھے، آپ کی نصیحت آمیز گفتگو خوفِ خدا سے بھرپور ہوتی تھی۔ بسا اوقات آپ پر خوفِ خدا کا ایسا غلبہ ہوتا کہ قبر و حشر کے حساب و کتاب کے خوف سے اس بات کی تمثا کرتے: ”اے کاش! میں اپنے گھر والوں کا دُنبہ ہوتا جسے وہ خوب کھلاتے پلاتے حتیٰ کہ میں خوب موٹا تازہ ہو جاتا۔ پھر ان کے پیارے دوست مہمان بنتے تو وہ مجھے ان کے لیے ذبح کرتے، میرے کچھ گوشت کو بھونتے، کچھ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے (Pieces) کر کے کھا جاتے، اے کاش! میں انسان نہ ہوتا۔ (شعب الایمان للبيهقي،

باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۴۸۵/۱، حدیث: ۷۸۷، از فیضانِ فاروقِ اعظم، ۱/۱۵۲)

ایک بار آپ نے زمین سے ایک مٹی کا ڈھیلا اٹھایا اور فرمایا: ”اے کاش! میں مٹی کا ڈھیلا ہوتا، اے کاش! میری ماں نے مجھے نہ جنا ہوتا، اے کاش! میں کچھ بھی نہ ہوتا، اے کاش! میں کوئی بھولی بسری شے ہوتا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزهد، کلام عمر بن خطاب، ۱/۵۲، حدیث: ۳۹، از فیضانِ فاروقِ اعظم، ۱/۱۵۳)

کابھکے نہ دنیا میں پیدا میں ہوا ہوتا
قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
آہ! سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کابھکے مری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا

(وسائلِ بخشش مرثم، ص: 159)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلِّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

پیارے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خوفِ خدا کے سبب اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے بطورِ عاجزی دُنبہ اور مٹی کا ڈھیلا

بننے کی خواہش کر رہے ہیں، کیونکہ مٹی اور جانور کو بُرے خاتمے کا خوف نہیں ہوتا، انہیں نزع کی سختیوں، قبر کی وحشتوں اور جہنم کی سزاؤں سے واسطہ نہیں پڑے گا۔ غور کیجئے کہ جب حضرت فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قطعی جنتی ہونے کے باوجود اللہ پاک کی حُفِیہ تدبیر سے بے خوف نہیں، تو ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حُفِیہ تدبیر کا کس قدر خوف اور ایمان کی سلامتی کی کتنی زیادہ فکر (Worry) کرنی چاہئے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَامُ فرماتے ہیں: جس کو (زندگی میں) سلبِ ایمان (ایمان چھین جانے) کا خوف نہ ہو، نزع کے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔ اسی وجہ سے تو اللہ پاک نے ہمیں اپنے خوف سے ڈرتے رہنے اور آخری دم تک اسلام پر ثابت قدم رہنے کی تاکید فرماتے ہوئے پارہ 4 سُوْرَةُ آلِ عِمْرَانَ کی آیت نمبر 102 میں ارشاد فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَتَّى تُقَاتِبُوهُ
وَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿١٠٢﴾
ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہر گز نہ مرنا مگر مسلمان۔

مشہور مفسر قرآن حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اسلام پر خاتمہ ہونے کا اعتبار ہے، اگر عمر بھر مومن رہے، مرتے وقت کافر ہو جائے تو وہ اصلی کافر کی طرح ہے، اللہ پاک اچھا خاتمہ نصیب فرمائے۔

اِمِّيْنٌ بِجَاهِ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین اللہ پاک کے خوف سے رونے والے، اس کی حُفِیہ تدبیر سے ڈرنے والے، ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھنے والے تھے، بلاشبہ یہ لوگ ایمان

کے حقیقی معنی میں قدردان تھے، انہیں اپنے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان ”اِنَّہَا الْاَعْمَالُ بِالْاَعْمَالِ“ اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔ (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواص، ۲۷۴/۳، حدیث: ۶۶۰۷) پر پورا پورا یقین ہوتا تھا، جیسی تو ان کے شب و روز صرف اسی فکر میں بسر ہوتے ہیں کہ کہیں ہمارا ایمان ہم سے چھین نہ لیا جائے، ایمان سلامت رہا تو آخرت میں عیش و راحت کا سامان ہے اور ایمان سلب کر لیا گیا تو اعمال بھی برباد (Destroy) ہوں گے اور دونوں جہاں میں ذلت و رُسوائی کا بھی سامنا کرنا پڑے گا، لہذا ہمیں چاہئے کہ فانی دُنیا کے دھوکے میں مبتلا رہنے اور اپنا قیمتی وقت فضولیات بلکہ ناجائز و حرام کاموں میں برباد کرنے کے بجائے اللہ پاک کے نیک بندوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایمان کی حفاظت کیلئے کوشاں رہیں، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے توبہ و استغفار کریں اور اپنے ظاہر و باطن کو گناہوں سے پاک رکھیں، ہر عمل اللہ پاک کی رضا کیلئے کریں اور ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہیں، حضرت فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قطعاً جتنی ہونے کے باوجود اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے بہت ڈرتے تھے۔

خفیہ تدبیر سے ڈرنا

نبی کریم، رُوفٌ رَحِيمٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو جنت کی بشارت عطا فرمائی مگر اس کے باوجود آپ نے فتنوں اور منافقین سے مُتَعَلِّقِ احوال میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راز دار صحابی حضرت حذیفہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے استفسار فرمایا: اے حذیفہ! کیا منافقین میں میرا نام بھی ہے؟ تو حضرت حذیفہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اللہ پاک کی قسم! آپ ان میں سے نہیں۔ حضرت عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میرے نفس نے میرے احوال کو مُشْتَبَہ (Doubtful) تو نہیں کر دیا اور میرے عیوب کو مجھ سے چھپا تو نہیں لیا اور یہ خوف اتنا زیادہ ہوا کہ انہوں نے رسول کائنات، فخر موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

طرف سے ملنے والی جنت کی بشارت کو چند ایسی شرائط سے مشروط جانا جو آپ میں نہ پائی جاتی تھیں، لہذا آپ نے اس بشارت سے اپنے آپ کو مطمئن (Satisfy) نہ کیا۔

خوفِ خدا کے سبب آپ کا حال یہ تھا کہ بسا اوقات چھوٹے چھوٹے بچوں کا ہاتھ پکڑ کر لے آتے اور ان سے فرماتے: اَدْعُرِي فَاِنَّكَ لَمْ تَذَنْبُ بِعَدْوِي لَعْنِي مِرْرَةً لِيَدْعَاكَ وَيَكُونُكَ تَمَّ نِي اَبْحِي تَمَّ كُنَا هُنِي كِيَا۔ (فيضانِ فاروقِ اعظم، ۱/۱۶۶)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی یہ کیفیت ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہے! ہمارا حال یہ ہے کہ شب و روز غفلتوں میں کٹ رہے ہیں، خوفِ خدا اور تقویٰ و پرہیزگاری سے کوسوں دُور ہیں، کوئی حُسنِ عمل نہیں ہے، گناہوں کا بھاری بوجھ ہے مگر ہمیں اپنی عاقبت کی کوئی پروا نہیں ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان کو سب سے زیادہ عزیز اپنی آخرت ہی ہونی چاہیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اِمِيْنِ بِجَاكِ خَاتِمِ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

جذبہ مجھے عطا ہو سُنَّت کی پیروی کا
دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا
کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا

یا مُضْطَف! گناہوں کی عادتیں نکالو
ایماں پہ ربِّ رحمت دیدے تو استقامت
کچھ نیکیاں گما لے جلدِ آخرت بنا لے

(وسائلِ بخششِ مرثم، ص: 178، 177)

صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلَى الْحَبِيبِ!

فاروقِ اعظم کے خوفِ خدا پر اقوالِ صحابہ:

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً جب بندے میں اللہ پاک کا خوف پیدا ہوتا ہے تو اس کے

دن رات کے معمولات بدل جاتے ہیں، اس کے شب و روز عبادت میں بسر ہوتے ہیں۔ وہ اس دنیا کی ناپائیدار زندگی پر بھروسا (Trust) کرنے کے بجائے ہمیشہ باقی رہنے والے زندگی کو ترجیح دیتا ہے۔ خوفِ خدا رکھنے والا شخص اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری، خوفِ خدا سے اشکباری، ہر لمحہ تقویٰ و پرہیزگاری کے ساتھ ساری زندگی قبر و آخرت کی تیاری میں گزار دیتا ہے تو اس کے صحبت یافتہ اور قریبی افراد اس میں تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے بارے میں بھی کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی متفقہ رائے ہے کہ آپ نہایت متقی، خوفِ خدا رکھنے والے اور دُنیا سے بے رغبت رہنے والے انسان تھے۔ آئیے! آپ کے بارے میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے چند اقوال سنتے ہیں:

1. حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: ”مَا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِأَوْلِنَا إِسْلَامًا وَلَا أَقْدَمِنَا هِجْرَةً وَلَكِنَّهُ كَانَ أَزْهَدَنَا فِي الدُّنْيَا وَأَرْغَبَنَا فِي الْآخِرَةِ“ یعنی امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نہ تو ہم سے پہلے ایمان لائے اور نہ ہی ہم سے پہلے ہجرت کی، مگر آپ ہم سے بڑھ کر دُنیا سے بے رغبت اور آخرت کے شائق تھے۔ (اسد الغابہ، ج ۴، ص ۱۶۷)

2. حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: ”وَاللَّهِ مَا كَانَ عُمَرُ بِأَقْدَمِنَا هِجْرَةً وَقَدْ عَرَفْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ فَضَّلْنَاكَ أَنْ أَزْهَدَنَا فِي الدُّنْيَا“ یعنی اللہ پاک کی قسم! امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے ہم سے پہلے ہجرت نہیں کی، لیکن میں نے اس بات کو جان لیا ہے کہ وہ کیوں ہم پر فضیلت و سبقت لے گئے ہیں؟ اور وہ بات یہ ہے کہ آپ ہم میں سب سے زیادہ زُہد و تقویٰ والے تھے۔“ (اسد الغابہ، ج ۴، ص ۱۶۷)

3. حضرت امام جعفر صادق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: "كَانَ أَكْثَرَ كَلَامِ عَمْرِو اللهِ أَكْبَرَ يَعْنِي

أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كِي زَبَانِ بِرَأْسِ الْكَلِمَةِ أَكْبَرَ جَارِي رَهْتَا تَحْتَا۔"

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۳۶۳)

4. حضرت حسن رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے روایت ہے کہ امیرِ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اپنا وظیفہ پڑھنے کے دوران بسا اوقات اتنا روتے کہ غش کھا کر زمین پر تشریف لے

آتے، ایک دو روز تک اپنے گھر سے بھی نہ نکل پاتے اور لوگ آپ کی تیمارداری کیلئے

آتے۔"

(شعب الایمان، ج ۲، ص ۳۶۳، حدیث: ۲۰۵۶)

خدا کے فضل سے میں ہوں گدا فاروقِ اعظم کا

خدا اُن کا محمد مصطفیٰ فاروقِ اعظم کا

بھٹک سکتا نہیں ہر گز کبھی وہ سیدھے رستے سے

کرم جس بخت و ر پر ہو گیا فاروقِ اعظم کا

(وسائل بخشش مرثم، ص: 526، 527)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "نیک اعمال پر عمل"

پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے خوف

خدا اور تقویٰ کی اعلیٰ صفات کی مدنی خوشبوؤں سے معطر ہو کر ہمارا بھی مدنی ذہن بنا ہو کہ مجھے

بھی خوفِ خدا کا پیکر بنا ہے، مجھے بھی مٹی بنا ہے پھر ہمیں ایسے لوگوں کی صحبت (Company)

حاصل کرنی ہوگی، جن کی صحبت سے ہم بھی خوفِ خدا اور تقویٰ و پرہیزگاری کے پیکر بن جائیں، اس کے لیے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول بہترین معاون و مددگار ہے۔ آپ بھی اس دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیں، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی صحبتوں کی برکت سے خوفِ خدا اور عشقِ مُصْطَفٰی کی دولت ملے گی۔ 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ بارہ (12) دینی کاموں میں سے ایک دینی کام، اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنا اور ہر انگریزی ماہ مکمل ہوتے ہی نیک اعمال کا رسالہ جمع کروادینا بھی ہے۔ ہمارے اسلافِ کرام رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِم بھی نہ صرف خود فکرِ آخرت میں اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے، بلکہ لوگوں کو بھی اس کا ذہن دیا کرتے جیسا کہ حضرت محمد بن علی کتّانی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں: بظاہر تو تم دُنیا میں رہو، لیکن دلِ آخرت (کی تیاری) میں مشغول رہے۔

(طبقات الصوفیة للسلمی، الطبقة الرابعة، ص ۲۸۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ امیرِ اہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیہِہ نے اس پُر فتنِ دَور میں آخرت کی تیاری کا ذہن بنانے، نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مُشتمل نیک اعمال رسالہ بَصُورَتِ سِوَالَاتِ عطا فرمائے ہیں، لہذا ہمیں بھی روزانہ غور و فکر کرتے ہوئے، نیک اعمال کا رسالہ پُر کر کے ہر انگریزی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لینا چاہئے اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنا چاہئے، اس دینی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ دین و دُنیا کی ڈھیروں ڈھیروں بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ آئیے! اسلامی بھائیوں کے 72 نیک اعمال میں سے نیک عمل نمبر 36 ”انفرادی کوشش“ والے نیک عمل کی برکتوں سے مالا مال ایک مدنی بہار سُنئے۔ چُنا نچھ

میٹھے بولوں میں کھو گئے

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبُ لُبَاب ہے: میں بحرِ عِصِیَا میں مُسْتَعْرِق (ڈوبا ہوا) اپنی زندگی کے ”انمول ہیرے“ غفلت کی نذر کئے جا رہا تھا، رات گئے تک دوستوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف رہنا میرا معمول تھا۔ رَمَضانُ الْمُبَارَک کی ایک رات حسبِ معمول ہم دوست مل کر بیٹھے مذاقِ مسخریوں میں مشغول تھے، اسی دوران دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک عاشقِ رسول ہمارے پاس تشریف لائے، انہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے اور ہمیں نہایت عمدہ باتیں بتائیں، ہم ان کے میٹھے بولوں میں کھو گئے۔ دورانِ گفتگو فکرِ آخرت و اصلاحِ اُمّت کا موضوع (Topic) بھی زیرِ بحث رہا۔ دوسری رات ہم پھر اسی جگہ محفلِ سجاے ان اسلامی بھائی کے منتظر تھے کہ حسبِ اُمید وہ تشریف لائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ چلنے کی دعوت پیش کی، میں ان کے ساتھ فیضانِ مدینہ پہنچ گیا۔ وہاں کے رُوح پرور ماحول نے میرے دل میں انقلاب برپا کر دیا اور یوں اس عاشقِ رسول کی ”انفرادی کوشش“ کی برکت سے مجھے دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول نصیب ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلِّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

شعبہ مدرسۃ المدینہ

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَاشِقَانِ رَسُوْلِہِ كِی دینی تنظیمِ دعوتِ اسلامی جہاں لوگوں کو نیک اعمال کی طرف رغبت دلا رہی ہے، وہیں 50 سے زائد شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروف ہے، جن میں سے ایک شعبہ بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے مدرسۃ المدینہ (بوائز) اور بچیوں کیلئے مدرسۃ المدینہ (گلزن) قائم ہیں۔ جن میں تنجید و قرأت کے ساتھ

قرآنِ کریم حفظ و ناظرہ پڑھایا جاتا ہے۔ مدرسۃ المدینہ میں بچوں اور بچیوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ بالخصوص ان کی اخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے، اسلامی احکامات کے مطابق اسلامی زندگی گزارنے کا انداز سکھایا جاتا ہے، سنتیں و آداب بتائے اور سکھائے جاتے ہیں، ماں باپ کا ادب و احترام سکھایا جاتا ہے، چھوٹوں سے شفقت اور بڑوں کا ادب کرنا سکھایا جاتا ہے، نمازوں کا پابند اور سنتوں کا عامل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے، جھوٹ بولنے سے بچنے کا ذہن دیا جاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدرسۃ المدینہ سے حفظِ قرآن کی سعادت حاصل کرنے والے ہزاروں خوش نصیب مَحْفَظِ ہر سال ملک و بیرون ملک نماز تراویح میں قرآنِ کریم (مُصَلِّ) سُننے، سُنانے کی سعادتِ عظمیٰ حاصل کرتے ہیں، اس وقت بھی سینکڑوں وہ مَحْفَظِ جو مدرسۃ المدینہ سے حافظ بنے، دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات میں اپنی دینی خدمات پیش کر رہے ہیں، کوئی لامنت کے مُصَلِّ پر ہے تو کوئی تدریس کے منصبِ اعلیٰ پر فائز ہو کر تعلیمِ قرآن کو میں عام کر رہا ہے۔

قرآنِ کریم کا پڑھنا، پڑھانا اور سُننا سُنانا سب ثواب کا کام ہے۔ اس کا ایک حَرْف پڑھنے پر 10 نیکیاں ملتی ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قرآنِ پاک ہر مُسلمان کیلئے ہدایت کا سرچشمہ بھی ہے، اس پر عمل کرنا دونوں جہان میں کامیابی کا سبب ہے، لیکن یاد رکھئے! عمل کرنے کیلئے اسے صحیح پڑھنا، سیکھنا اور سمجھنا ضروری ہے لیکن اَفْسُوسَ صَدَّ اَفْسُوسَ! کہ ہماری اکثریت قرآنِ کریم کو پڑھنے، سیکھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے دُور ہوتی جا رہی ہے۔ حالانکہ اس کی تعلیم کے بارے میں پیارے مُعَلِّمِ کَانَتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: **حَيْدُكُمْ مِّنْ تَعَلُّمِ الْقُرْآنِ وَعَلْمِهِ**۔ یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (صحیح البخاری، الحدیث: ۵۰۲۷، ج ۳، ص ۲۱۰)

قرآن کریم کس قدر سیکھنا ضروری ہے اس کے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اِرشاد فرماتے ہیں: اتنی تجوید (سیکھنا) کہ ہر حَرْفِ دوسرے حَرْفِ سے صحیح مُتماز ہو فرضِ عین ہے۔ بغیر اس کے نمازِ طَعْلًا باطل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ج ۳، ص ۲۵۳) ہمیں خود بھی دُرست قرآن کریم پڑھنا آنا چاہئے، اپنے بچوں اور بچیوں کو تجوید و قرأت کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم دلوانے، ان کی اخلاقی تَرْبِیَّتِ کے ذریعے انہیں نیک بنانے اور اپنے لیے صَدَقَہِ جَارِیہ بنانے کیلئے مدرسۃ المدینہ میں داخل کروادیتے۔

عطا ہو شوقِ مَوْلیِ مَدْرَسے میں آنے جانے کا
خُدا یا ذُوق دے قرآن پڑھنے کا پڑھانے کا
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلِّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً خوفِ خدا بہت بڑی نعمت ہے، جب تک یہ عظیم دولت حاصل نہ ہو گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار تقریباً ناممکن (Impossible) ہے۔ لیکن جب یہ عظیم دولت نصیب ہو جائے تو نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ بندہ مومن کے دل میں پیدا ہونے والے خوفِ خدا کی شمع اسے گناہوں کی تاریک راہ سے بچا کر نیک اعمال کے سیدھے راستے پر گامزن رکھتی ہے۔ یہ عظیم نعمت ہوتی کیا ہے؟ خوفِ خدا کہتے کسے ہیں؟ آئیے! اس بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ لِبْنِی مَائِیۃ ناز تالیف ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ صفحہ 26 پر فرماتے ہیں: ”خوفِ خدا“ سے مراد یہ

ہے کہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گرفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں ایمان کی بربادی وغیرہ سے خوف زدہ رہنے کا نام ”خوفِ خدا“ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ ربُّ الْعَالَمِينَ نے مومنین کو کئی مقامات پر اس پاکیزہ صفت کو اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا: چنانچہ پارہ 5، سُورَةُ نِسَاء، آیت نمبر 131 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنْ اتَّقُوا اللَّهَ

تَرْجِمَةٌ كَنْزُ الْاِيْمَانِ : اور بے شک تاکید فرما دی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب

دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ (پ ۵، النساء: ۱۳۱)

اسی طرح پارہ 22، سورۃ احزاب آیت نمبر 70 میں ارشاد ہوتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَفُؤُوا قُلُوبًا سَدِيدًا

تَرْجِمَةٌ كَنْزُ الْاِيْمَانِ : اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔ (پ ۲۲، الاحزاب: ۷۰)

پارہ 4 سورۃ آل عمران آیت نمبر 175 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَخَافُونَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

تَرْجِمَةٌ كَنْزُ الْاِيْمَانِ : اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔ (پ ۴، آل عمران: ۱۷۵)

امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَكَاتُہُمْ الْعَالِیَہِ یہ آیت کریمہ نقل کرنے کے بعد ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اے کاش! اس آیت مقدّسہ کے صدقے غفلت کا پردہ چاک ہو جائے اور اُمیدِ رحمت کے ساتھ ساتھ ہمیں صحیح معنوں میں خوفِ خدا بھی میسر آجائے، دُنیا کی بے ثباتی کا حقیقی معنوں میں احساس ہو جائے، کاش! کاش! کاش! بُرے خاتمے کا ڈر دل میں گھر کر جائے، اپنے پروردگار کی ناراضگیوں کا ہر دم دھڑکا لگا رہے، نزع کی

سختیوں، موت کی تلخیوں، اپنے غسلِ میت و تکفین و تدفین کی کیفیتوں، قبر کی اندھیریوں اور وحشتوں، منکر و نکیر کے سوالوں، قبر کے عذابوں، مَحَشَر کی گرمیوں اور گھبراہٹوں، پُلِ صراط کی وحشتوں، بارگاہِ الہی کی پیشیوں، میدانِ قیامت میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پُرسشوں اور سب کے سامنے عیب (Defect) کھلنے کی رُسوائیوں، جہنم کی خوفناک چنگھاڑوں، دوزخ کی ہولناک سزاؤں اور اپنے نازوں کے پلے بدن کی نزاکتوں، جنت کی عظیم نعمتوں سے محرومیوں وغیرہ وغیرہ کا خوف ہمیں بے چین کرتا رہے اور اے کاش! یہ خوف ہمارے لئے ہدایت و رحمت کا ذریعہ بن جائے جیسا کہ پارہ 9 سورۃ الاعراف آیت نمبر 154 میں ارشادِ ربِّ العباد ہے:

هٰدِي وَاَمَّا حَبَّةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ
يَرْهَبُوْنَ ﴿١٥٣﴾ (پ 9، الاعراف: 153)

تَرْجَمَةٌ كَنُزَالِیْمَانَ: ہدایت اور رحمت ہے ان کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

خدا یا بُرے خاتمے سے بچالے
گنہگار ہے جاں بلب یا الہی
نظر میں محمد کے جلوے بسے ہوں
چلوں اس جہاں سے میں جب یا الہی

(وسائلِ بخشش مُرْتَم، ص 108)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلِّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

پیارے اسلامی بھائیو! آیاتِ کریمہ کے علاوہ کئی احادیثِ طیبہ میں بھی خوفِ خدا کی ترغیب دلائی گئی ہے، آئیے! خوفِ خدا کی فضیلت پر مشتمل 3 فرامینِ مُصطفیٰ اسنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: جس مؤمن کی آنکھوں سے اللہ پاک کے خوف سے آنسو نکلتا ہے، اگرچہ مکھی کے سر کے برابر ہو، پھر وہ آنسو اُس کے چہرے کے ظاہری حصے تک پہنچے، اللہ پاک اُسے جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۴۹۰/۱، حدیث: ۸۰۲)
2. ارشاد فرمایا: جب مؤمن کا دل اللہ پاک کے خوف سے لرزتا ہے، تو اُس کی خطائیں اس طرح جھڑتی ہیں، جیسے خشک درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۴۹۱/۱، حدیث: ۸۰۳)

3. ارشاد فرمایا: جو شخص خوفِ خدا سے روتا ہے وہ ہر گز جہنم میں نہیں جائے گا حتیٰ کہ دودھ تھن میں واپس آجائے۔ (سُنَنُ التِّمَذِي، ۲۳۶/۳، حدیث: ۱۲۳۹)

مرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دم ترے خوف سے یا خدا یا الہی!
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الہی!
(وسائل بخشش ص ۱۰۵)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے اندر تقویٰ و پرہیزگاری جیسی پاکیزہ صفات پیدا کریں اور ہر وقت خوفِ خدا سے اشکباری کریں اور ذکرِ الہی میں مصروف (Busy) رہیں، عذابِ الہی، میدانِ محشر اور جہنم کے احوال کے بارے میں آیاتِ کریمہ سن کر س حَضْرَتِ عَمْرٍو قِ اعْظَمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہو جاتا۔ چنانچہ

سورۃ براءت تو سناؤ!

❖ منقول ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ان لوگوں میں سے تھے جو سب سے اچھی آواز میں قرآن پڑھتے، ایک مرتبہ اُمَیْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حَضْرَتِ عَمْرٍو قِ اعْظَمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

نے ان سے فرمایا: اے ابنِ عامر! آج مجھے سورۂ براءت سناؤ! انہوں نے اس کی تلاوت شروع کی تو حضرت عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بہت زیادہ روئے۔ پھر فرمایا: میرا گمان یہ ہے کہ یہ سورت ابھی نازل ہوئی ہے۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الرقة والبقاء، ص ۱۸۰، حدیث: ۷۶)

ایک مہینے تک عیادت:

ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کسی شخص کے گھر کے پاس سے گزرے، وہ شخص اس وقت سورۂ طور کی تلاوت کر رہا تھا۔ آپ ٹھہر کر اس کی تلاوت سننے لگے، جب وہ شخص اس آیت کریمہ پر پہنچا:

﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۱﴾ مَالَهُ مِنْ دَافِعٍ ﴿۲﴾﴾ کنزالایمان: بے شک تیرے رب کا عذاب ضرور ہونا ہے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔ (پ ۲۷، الطور: ۸، ۷)

تو آپ اپنے دراز گوش سے نیچے تشریف لا کر دیوار کے سہارے کھڑے ہو گئے اور کافی دیر تک ان آیات میں غور و فکر فرماتے رہے، اس کے بعد اپنے گھر واپس تشریف لائے اور ایک مہینے تک بیمار رہے۔ لوگ آپ کی عیادت کے لئے آتے تھے لیکن کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کی بیماری کا سبب کیا ہے۔ (احیاء العلوم، ۳/۲۲۶)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلِّ اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی روزانہ ترجمہ و تفسیر کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنی چاہیے اور سیرتِ فاروقی پر عمل کرتے ہوئے آیاتِ مبارکہ میں عذابات کا تذکرہ پڑھ کر رونے کی کوشش کرنی چاہیے اور رونانہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنا لینی چاہیے، مگر یاد رکھئے! کہ قبر

وحشر اور حساب و میزان وغیرہ کے حالات سن کر یا پڑھ کر محض چند آہیں بھر لینا... یا... اپنے سر کو چند مرتبہ ادھر ادھر پھر لینا... یا... کف افسوس مل لینا... یا پھر... چند آنسو بہا لینا، ہی کافی نہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا کے عملی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے گناہوں کو ترک کر دینا اور اطاعتِ الہی میں مشغول ہو جانا بھی اُخروی نجات کے لئے بے حد ضروری ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنا جایزہ لیں اور سوچیں کہ اب تک ہم اپنی زندگی (Life) کی کتنی سانسیں لے چکے ہیں، اس دنیاے فانی میں اپنی حیات کے کتنے ایام گزار چکے ہیں، بچپن، جوانی، بڑھاپے میں سے اپنی عمر کے کتنے ادوار ہم گزار چکے ہیں؟ اور اس دوران کتنی مرتبہ ہم نے اس نعمتِ عظمیٰ کو اپنے دل میں محسوس کیا؟ کیا کبھی ہمارے بدن پر بھی اللہ پاک کے ڈر سے لرزہ طاری ہوا؟ کیا کبھی ہماری آنکھوں سے خشیتِ الہی کی وجہ سے آنسو نکلے؟ کیا کبھی کسی گناہ کے لئے اٹھے ہوئے ہمارے قدم اس کے نتیجے میں ملنے والی سزا کا سوچ کر واپس ہوئے؟ کیا کبھی ہم نے اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضری اور اس کی طرف سے کی جانے والی گرفت کے ڈر سے زندگی کی کسی رات کی کوئی گھڑی خوف میں کاٹی؟ کیا کبھی رب کی ناراضی کا سوچ کر ہمیں گناہوں سے وحشت (Fear) محسوس ہوئی؟ کیا کبھی اپنے مالک کی رضا کو پالینے کی خواہش سے ہمارے دل کی دنیا زبر ہوئی؟ اگر جواب ہاں میں ہو تو سوچئے کہ اگر ہم نے ان کیفیات کو محسوس بھی کیا تو کیا خوفِ خدا کے عملی تقاضوں پر عمل پیرا ہونے کی سعادت حاصل کی یا محض ان کیفیات کے دل پر طاری ہونے پر مطمئن ہو گئے کہ ہم اللہ پاک سے ڈرنے والوں میں سے ہیں؟

اگر ان سوالات کا جواب نفی (Negative) میں آئے تو غور کرنا چاہئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ گناہوں کی کثرت کے نتیجے میں ہمارا دل سخت سے سخت تر ہو چکا ہو، جس کی وجہ سے

ہم ان کیفیات سے اب تک نا آشنا ہوں۔ اگر واقعی ایسا ہے تو مقامِ تشویش ہے کہ ہماری کساوتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی غفلت کہیں ہمیں جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں نہ گرا دے۔ (مَعَاذَ اللّٰهِ پَآک)

بُری اور اچھی صحبت کا اثر:

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں اللہ پاک کا سچا خوف پیدا کرنے کیلئے اچھی صحبت ہونا بے حد ضروری ہے کیونکہ اچھی صحبت انسان کو نیکیوں کی راہ پر گامزن رکھتی ہے، جبکہ بُری صحبت دن بدن گناہوں کے دلدل (Marsh) میں دھنساتی جاتی ہے۔ افسوس! آج ہم بُرے دوستوں سے باز نہیں آتے، اپنے قیمتی لمحات کو دوستوں کے ساتھ فضول باتوں، مذاقِ مسخریوں اور غیر سنجیدہ حرکتوں میں گنوا دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! بُرے دوست ایمان کیلئے باعثِ نقصان ثابت ہو سکتا ہے۔ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔ (مسند احمد، ۱۶۸/۳، حدیث: ۸۰۳۲)

مشہور مفسرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ اللہ (پاک) رسول (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا فرماں بردار ہے یا نہیں۔ صوفیا فرماتے ہیں کہ انسانی طبیعت میں اَخْذُ یعنی لے لینے کی خاصیت (Quality) ہے۔ حرّیص کی صحبت سے حرص، زاہد کی صحبت سے زُہد و تقویٰ ملے گا۔ (مرآة المناجیح، ۵۹۹/۶)

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً یہی وجہ ہے کہ اُمّیرُ المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ خود خوفاً خدا رکھنے والے تھے تو آپ کی صحبتِ بابرکت سے فیض پانے والے بھی خوفِ

خدا کے پیکر بن جاتے تھے۔ جیسا کہ حضرت مسور بن محزمہ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **كُنَّا نَلْزَمُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَتَعَلَّمُ مِنْهُ الْوَكْرَ** یعنی ہم لوگ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے ساتھ ہی رہتے تھے تاکہ تقویٰ و پرہیزگاری سیکھیں۔ (طبقات کبریٰ، ج ۳، ص ۲۲۰) اور آپ جس طرح خود متقی و پرہیزگار تھے، اسی طرح دوسروں کو بھی تقویٰ و پرہیزگاری کی نصیحت فرماتے۔ چنانچہ حضرت یحییٰ بن جعدہ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ سے روایت ہے کہ ایک بار امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حضرت سامر رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور ارشاد فرمایا: **”وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ وَأَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ** یعنی اس رب کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں تمہیں اللہ پاک سے ڈرنے کی وصیت (Advise) کرتا ہوں۔“

(مصنف عبدالرزاق، ج ۱، ص ۴۱۴، حدیث ۲۱۳۷)

آپ فرماتے ہیں: **”كَمُ الْمُؤْمِنِ تَقْوَاهُ** یعنی مومن کی عزت اس کا تقویٰ و پرہیزگاری ہے۔“ (جامع الاصول، ۱۱/۶۵۳) آپ کے اس فرمان کا اشارہ قرآن پاک میں اللہ پاک کے اس فرمانِ عالیشان کی طرف ہے: **﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَنْتُمْ ط﴾** (پ ۲۶، الحجرات: ۱۳) **تَرْجَمَهُ كَنْزُ الْإِسْلَامِ: ”بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔“**

اللہ پاک ہمیں حضرت فاروقِ اعظم رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی سیرتِ مبارکہ پر چلتے ہوئے، آپ کی عبادت گزاری، تقویٰ و پرہیزگاری اور خوفِ خدا سے اشکباری جیسی پاکیزہ صفات اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمِيْنَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ**

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔⁽¹⁾

مسواک کی سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آئیے! شیخ طریقت، امیر اہلسنت، دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَهُ کے رسالے ”163 مدنی چُبول“ سے مسواک کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ☆ دو رُكْعَتِ مسواک کر کے پڑھنا بغیر مسواک کی ستر (70) رُكْعَتوں سے افضل ہے۔⁽²⁾ ☆ مسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کر لو کیونکہ اس میں مُنہ کی صفائی اور (یہ) اللہ پاک کی رضا کا سبب ہے۔⁽³⁾ ☆ حضرت ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ مسواک میں دس خوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) مُنہ صاف کرتی، مسوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سنت کے موافق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رَبِّ کریم راضی ہوتا ہے۔

﴿اعلان﴾

مسواک کی بقیہ سنتیں اور آدابِ تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

1... تاریخ دمشق، جلد: 9، صفحہ: 343۔

2... التَّوْبَةُ وَالرَّغِيْبُ وَالرَّحِيْبُ، 1/102، حدیث: 18

3... سنن امام احمد بن حنبل، 2/338، حدیث: 5829

﴿یاد دہانی﴾

دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔⁽¹⁾ (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار ”أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ“ پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔⁽²⁾

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں

پڑھے جانے والے 6 ڈروڈ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جمعہ کا ڈروڈ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ

الْحَبِيبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيمِ الْجَاوِدِ عَلَى إِلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس ڈروڈ شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ



1... کنز العمال، 80/14، حدیث: 38293

2... مجمع الزوائد، ج 2، ص 380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص 422

مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْرِ میں اپنے رَحْمَت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔⁽¹⁾

﴿2﴾ تمام گناہ مُعَاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرت انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گناہ مُعَاف کر دیئے جائیں گے۔⁽²⁾

﴿3﴾ رَحْمَتِ كِے ستر دروازے

صَلِّ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمَتِ كِے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔⁽³⁾

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُودِ شَرِيفِ كَا ثَوَاب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةٍ دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

حضرت اَحْمَد صَاوِي رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ بَعْضُ بُرُغُوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُودِ شَرِيفِ كُو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُودِ شَرِيفِ پڑھنے كَا ثَوَاب حَاصِل ہوتا ہے۔⁽⁴⁾

1... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصاً

2... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۶۵

3... القول البديع، الباب الثاني، ص ۲۷۷

4... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة الثانية والخمسون، ص ۱۴۹

﴿5﴾ قُرْبِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تَحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ

ایک دن ایک شخص آیاتِ حضورِ انور صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صدیقِ اکبر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکارِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔⁽¹⁾

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعَتِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْبُقْعَةَ النَّعْرَبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شَارِحِ أُمَّمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا فَرْمَانِ مُعْظَمِ هِيَ: جَوْ شَخْصِ يَوْ دُرُودِ پَاكِ پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔⁽²⁾

﴿1﴾ اِيكِ هَزَارِ دِنِ كِي نِيكِيَاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔⁽³⁾



1... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2... الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۳، حدیث: ۲۳۰۵

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کر لی

فرمانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے

شَبِّ قَدْرٍ حَاصِلِ كَرَلَى۔⁽¹⁾

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(حلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور

عظمت والے عرشِ کرب)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول، 11 جون 2026ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، گل دورانیہ 15 منٹ

مسواک کی بقیہ سنتیں اور آداب

☆ حضرت امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فُضُولِ بَاتُوں سے پرہیز، مسواک کا استعمال، صُلْحًا یعنی نیک لوگوں کی صُحْبَت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔
 (1) ☆ مسواک پیلو یازیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنکلی کے برابر ہو۔ ☆ مسواک جب ناقابل استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ اَدَائے سُنَّت ہے، کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیجئے یا دُفْن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وُزْن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

مدینہ منورہ میں شہادت کی دُعا

دُعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق ”مدینہ منورہ میں شہادت کی دُعا“ یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَرْمُقِنِيْ شَهِادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاَجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَدَلِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(بخاری، 622/1، حدیث: 1890)

اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے محبوب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ کے شہر میں موت نصیب فرما۔

(فیضانِ فاروقِ اعظم، ص 282)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصَظَّفِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔⁽¹⁾

آئیے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کر لیجئے۔

(1) رضائے الہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔ (2) جن نیک اعمال پر عمل ہو اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔ (3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہو تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔ (5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔ (6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔ (7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔ (9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجئے۔



پومہ 56 نیک اعمال:

- (1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃ الملک پڑھ یا سن لی؟ (5) ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی، تسبیح فاطمہ، سورۃ الاخلاص پڑھی؟ (6) کزّ الایمان سے تین آیات یا صراط الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سن لے؟ (7) شجرے کے اوراد پڑھے؟ (8) 313 بار دُرد شریف پڑھے؟ (9) آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں سے بچایا؟ (11) فضول نظری سے بچتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟ (12) 12 منٹ مکتبۃ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟ (13) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (14) ٹھٹھے کا علاج کیا؟ (15) اپنا جائزہ لیا؟ (16) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (17) آپ اور جی کہہ کر بات کی؟ (18) مدرستہ المدینہ (باغان) میں پڑھایا پڑھایا؟ (19) عیشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟ (20) دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟ (21) فجر کے لئے جگایا؟ (22) دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟ (23) گھر درس ہوا؟ (24) مسجد درسدیا یا نسا؟ (25) عنت کے مطابق لباس پہنا؟ (26) زلفیں رکھنے کی عنت پر عمل ہے؟ (27) ایک مُشت داڑھی ہے؟ (28) گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) عنت کے مطابق کھانا کھایا؟ (30) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟ (32) ظہر کی عنت قبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجد یا صلوة اللیل پڑھی؟ (34) اذانین یا اشراف و چاشت پڑھیں؟ (35) عصر یا عشا کی عنت قبلیہ پڑھیں؟ (36) 12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو استعمال نہیں کی؟ (38) جھوٹ، غیبت اور پُغلی سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت ”دعوت اسلامی کا چینل“ دیکھا؟ (40) ذاتی دوستی تو نہیں کی؟ (41) وقت پر قرض ادا کر دیا؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟ (43) صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟ (44) مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (45) تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟ (46) کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟ (47) ایریا درس دیا، یا سنا؟ (48) والدین اور پیر و مرشد کو ایصالِ ثواب کیا؟ (49) اسراف سے بچے؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟ (52) زبان کے گناہوں سے بچے؟ (53) فضول باتوں سے بچے؟ (54) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا ادب کیا؟

قلل مدینہ کارکردگی

☆ لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆ اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 9 نیک اعمال

(57) اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مدنی ہذا آکرہ دیکھا یا سنا؟ (59) ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت ہوئی؟ (60) ایک دن راہِ خدا میں دیا؟ (61) مریض یا ڈھیارے کی عیادت یا عنخواری اور کسی کے انتقال پر تعزیت کی؟ (62) ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رسالہ پڑھ یا سنا؟ (64) غلا قافی دورہ کیا؟ (65) پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اہل سنت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پڑ کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ امین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد